100005- گریجویشن کی تقریبات میں بُرے امور پر انتباہ

سوال

آج کل گریجویشن کی تقریبات بہت زیادہ منعقد ہونے لگی ہیں اوران میں لڑکے اورلڑکیوں کی دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے، ان میں خطیر رقم خرچ کی جاتی ہے، میرا سوال ہے کہ ان تقریبات کا شرعی حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

ایک طالب علم کا گریجویشن کا مرحلہ مکمل کرنا اور پھر کامیابی کی سند حاصل کرنا ایسا معاملہ ہے کہ جس میں طلبہ، اہل خانہ، ساتھی اور دوست احباب سب لوگ اس خوشی میں شریک ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ وقت ایک ایسا وقت ہے جو محنت، جدوجہد اور پریشانی سے نکل جانے کی نوید سناتا ہے، اس کے بعد طالب علم ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوجاتا ہے کہ طالب علم خود کفیل ہوجاتا ہے اوراپنی کمائی سے اپنی ضروریات پوری کرنے لگتا ہے، اپنی محنت کا پھل حاصل کرتا ہے، اس لیے گریجویشن کے بعد خوشی ایک فطری اور طبعی امر ہے جو کہ عمومی طور پر انسانی نفسیات کے بھی عین مطابق ہے۔ لیکن اگر یہی شخص مزید بلندیوں پر پہنچے اور ایمان کی دولت سے معمور ہو تو اس خوشی کے ساتھ ایک اور عظیم احساس اور شعور بھی دل میں پیدا ہوجاتا ہے اور وہ ہے اللہ کی نعمت کا احساس، پھر اس احساس پر انعام کرنے والی ذات کا شکر، نیز یہ بات بھی دل میں اچھی طرح تازہ ہوجاتی ہے کہ یہ صرف اللہ تعالی کا ہی کرم اور فضل ہے، وہی اس خوشی کے حصول میں معاون اور کامیابی دینے والا ہے، اگر وہ ذات نہ ہو تو انسان کی کامیابی اور کاوش تو دور کی بات ہے؛ انسان خود بھی موجود نہ ہو۔

دوم :

گریجویشن کی خوشی میں اظہار مسرت میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح دوست احباب اور اہل خانہ کو مدعو کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ طالب علم کو فاضل ہونے پر خوشخبری دیں، جیسا کہ اگر جامعہ اچھے نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلیے تقریب کا انعقاد کرتا ہے کہ دیگر پڑھنے والے طلبہ میں بھی اس مرحلے تک پہنچنے کا شوق پیدا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

درحقیقت ایسی تقریبات کا حکم مباح ہے، چاہے یہ تقریبات طلبہ کیلیے منعقد ہوں یا طالبات کیلیے، بشرطیکہ ان میں کوئی غیر شرعی کام نہ کیا جائے، ان تقریبات میں کیے جانے والے غیر شرعی امور میں درج ذیل چیزیں شامل ہیں :

1. بے جا خرچ اور شاہ خرچی دونوں ہی شریعت میں مذموم ہیں، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : ﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾
ترجمہ : اور اسراف نہ کرو بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ [الأنعام : 141]

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے :

﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾

ترجمہ : اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور بے جا خرچ سے بچو [26] بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ [الإسراء : 26، 27]

یہ چیز بھی اسی برائی میں شامل ہوگی کہ ان تقریبات میں داخلے کیلیے مہنگی فیس رکھ دی جائے ، جس کی وجہ سے غریب طلبہ اوران کے اہل خانہ پریشان ہوتے ہیں کہ ان کے پاس ٹکٹ خریدنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔

1. طالبات کی تقریبات ہوٹلوں یاایسی جگہوں میں منعقد کرناجہاں پر طالبات کا مردوں کی نگاہوں سے بچنا مشکل ہو، مثلاً : مرد براہ راست طالبات کو دیکھ سکتے ہوں یاکیمروں جیسے برقی آلات کے ذریعے انہیں رسائی حاصل ہو۔

اس لیے طالبات کی تقریبات ایسی جگہوں میں منعقد کرنالازمی ہوجاتا ہے جہاں پر مردوں کی طالبات تک رسائی نہ ہو۔

1. تقریب میں میوزیکل گروپ کو شرکت کی دعوت دینا، یاگریجویشن واک کے دوران موسیقی چلانا، یاایسی نظمیں چلاناجن میں موسیقی جیسے ساؤنڈ ایفکٹ استعمال کیے گئے ہیں، تو یہ واضح طور پر گناہ ہے؛کیونکہ آلات موسیقی کی حرمت اورانہیں استعمال کرنے پر شرعی دلائل موجودہیں، اس کی تفصیل کیلیے آپ سوال نمبر : (5000) کاجواب ملاحظہ کریں۔
2. گلوکاروں یاگلوکاراؤں کومدعو کرکے ان تقریبات کواپنے تئیں زندہ دل بنانے کی کوشش کرنا، اس کیلیے پیسہ لگانا بھی براعمل ہے، حالانکہ یہ لوگ تقریبات کوزندہ دل نہیں بلکہ مردہ دل بناتے ہیں؛کیونکہ ان کی زبانوں سے فحاشی اوربے حیائی کے کلمات نکلتے ہیں۔
3. فاضل طلبہ اورطالبات کا گریجویشن کی تقریب میں مخصوص کلیسائی لباس اورٹوپی زیب تن کرنا کافروں کی مشابہت ہے، اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے : (جوجس قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے) اس حدیث کوابوداود : (3512) نے روایت کیا ہے اورالبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔
4. طالبات کی تقریبات کوویڈیویافوٹوگرافی کے ذریعے محفوظ کرنا، اس طرح سے مردوں کا طالبات کو دیکھنے کا امکان مزید بڑھ جاتا ہے، چاہے فوری نہ سہی لیکن مدت بعد بھی اس کا امکان رہتا ہے۔
5. طالبات کاایسالباس پہن کران تقریبات میں شریک ہوناکہ مسلمان خواتین کے سامنے بھی ایسالباس پہننا مناسب نہ ہو۔

بعدازاں :

گریجویشن کی تقریبات میں عام طور پرمذکورہ بالابرائیاں پائی جاتی ہیں، ان سے بچناضروری ہے، اوراگرکوئی ایسا کرتا ہے تواسے روکنااورٹوکنا چاہیے۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگوہیں کہ مسلم نوجوان لڑکوں اورلڑکیوں کی حفاظت فرمائے، انہیں قرآن کریم اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

واللہ اعلم